www.dailypakistanbulletin.pk

کراچی اور نہایت ہی شائع ہونے والا مقبول اخبار

Daily Pakistan Bulletin Karachi

روزنامہ پاکستان بلیٹن کراچی

ABC Certified

چیف ایڈیٹر: سراج احمد

جلد نمبر 12 | بدھ 16 ستمبر 2026ء بمطابق 04 ربیع الثانی 1448ھ | شمارہ 49 | قیمت 10 روپے

اختیارات کے استعمال میں آئین کو ہر صورت مقدم رکھنا چاہیے، وفاقی آئینی عدالت

آئین میں اختیارات اور حدود کا واضح تعین کیا گیا ہے، وفاقی آئینی عدالت آئینی معاملات پر اپنی ذمے داریاں باخوبی نبھا رہی ہے

عدالتی امور میں جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانا ضروری ہے، بار اور بینچ کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے گا، چیف جسٹس امین الدین کا خطاب

اسلام آباد (ویب ڈیسک) چیف جسٹس وفاقی آئینی عدالت جسٹس امین الدین خان نے کہا ہے کہ عدالتی امور میں جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانا ضروری ہے، بار اور بینچ کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے گا، نظام انصاف پر عوام کے اعتماد کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا، وفاقی آئینی عدالت آئینی معاملات پر اپنی ذمے داریاں باخوبی نبھا رہی ہے، عدالتی امور میں جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لانا ضروری ہے، بار اور بینچ کے درمیان تعاون کو فروغ دیا جائے گا، نظام انصاف پر عوام کے اعتماد کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ہر ممکن اقدام کیا جائے گا، آئین میں اختیارات اور حدود کا واضح تعین کیا گیا ہے، وفاقی آئینی عدالت آئینی معاملات پر اپنی ذمے داریاں باخوبی نبھا رہی ہے، انہوں نے کہا کہ

Daily Pakistan Bulletin Karachi
روزنامہ پاکستان بلیٹن کراچی
ABC Certified
چیف ایڈیٹر: سراج احمد | منیجنگ ایڈیٹر: کاشر مصطفیٰ
پبلشر محمد حنیف نے الآصف پرنٹنگ پریس آئی آئی چندریگر روڈ سے چھپوا کر آفس نمبر 42، طرفہ فلور، وینڈی کرافٹ بلڈنگ، عبداللہ ہارون روڈ صدر کراچی سے شائع کیا۔
021-35210448 021-35210448
021-36450295
pakistanbulletinkarachi@gmail.com
pakbulletin.786@gmail.com
www.dailyPakistanbulletin.pk

حوثیوں کے سعودی عرب پر حملے

یمن سے حوثی باغیوں نے میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے سعودی عرب کے جنوبی شہروں ابہا، خمیس مشیط، نجران اور جازان پر حملے کیے جن میں بچوں اور خواتین سمیت 73 افراد زخمی ہوئے جبکہ کئی مقامات پر آگ لگ گئی اور تیل وتوانائی کی تنصیبات کو نقصان پہنچا۔

سعودی وزارت خارجہ نے حوثیوں کے حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے انھیں شہری اور اقتصادی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی کارروائی قرار دیا ہے۔ سعودی حکام کا کہنا ہے کہ حملوں کے اثرات کا جائزہ لیا جارہا ہے اور تنصیبات اور عملے کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جارہے ہیں۔ ادھر، وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ان حملوں کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے حرمین شریفین کی سرزمین اور برادر اسلامی ملک سعودی عرب کے ساتھ پاکستان کی غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کیا۔ اسی طرح، وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ ہم معاہدے کے پابند ہیں۔ اس میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے۔ سفر قریبی معاہدے کے تحت ایک ملک پر حملہ سب پر تصور ہوگا۔ اس میں ابہام نہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ہم اسلام دیکھ رہے ہیں کہ صورتحال قابو میں آجائے گی۔ سعودی عرب میں حملے پر یہ معاہدہ آپریشنل ہوگا۔ اس میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے۔ دوسری جانب، روس کی جانب سے سعودی عرب کو ثالثی کی پیشکش کی گئی ہے۔

روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف اور سعودی ہم منصب فیصل بن فرحان کے مابین ہونے والی گفتگو میں ماسکو نے خطے میں کشیدگی کم کرنے میں کردار ادا کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا خطے کے مسائل کا حل بیرونی طاقتوں کی ثالثی میں مضمر ہے یا خود مسلم ممالک کو اپنے اختلافات نمٹانے کی ذمہ داری اٹھانی چاہیے؟ حقیقت یہ ہے کہ حوثی ملیشیا کی جارحانہ کارروائیاں کسی خلا میں جنم نہیں لے رہیں۔ برسوں سے یہ حقیقت واضح ہے کہ حوثیوں کو اسلحہ اور تکنیکی معاونت خطے کی ایک بڑی طاقت، یعنی ایران، کی جانب سے میسر آتی رہی ہے۔ ایران کو یہ سوچنا ہوگا کہ اپنی پراکسیوں کے ذریعے خطے میں کشیدگی بڑھانے کی پالیسی سے حقیقی معنوں میں کس کا نقصان ہو رہا ہے۔ سعودی عرب پر حملے دراصل پورے خلیج اور بحیرہ احمر کی تجارتی راہداریوں کے لیے خطرہ ہیں۔

قوم بل دیتی رہی، سیاست خاموش رہی

سے بھی سوال یہ ہے کہ اس خبر پر شور کہاں ہے؟ وہ سیاسی جماعتیں کہاں ہیں جو عوام سے سیاسی واقعے پر پریس کانفرنسوں کی تقاریر دیتی ہیں؟ وہ اسمبلیاں

اکرم چوہدری

کہاں ہیں جہاں ایک دوسرے کے خلاف نعرے، واک آؤٹ اور تقاریر ختم نہیں ہوتیں؟ وہ لیڈر کہاں ہیں جنہیں قوم کا درد برداشتی چلے میں اچانک یاد آجاتا ہے؟ عوام کی جیب سے ہزاروں ارب نکل جائیں تو سیاست پر ایسی خاموشی کیوں اترتی ہے؟

شاید پاکستان کا اصل المیہ مہنگائی نہیں۔ اصل المیہ سیکی سیاست ہے ایسی سیاست جسے عوام صرف ووٹ ڈالتے وقت یاد آتے ہیں۔ ایسی سیاست جس میں اقتدار بدلتا ہے، تقریریں بدلتی ہیں، نعرے بدلتے ہیں، مخالف بدل جاتے ہیں، مگر جیکب کے بل پر لکھی عوام کی قسمت نہیں بدلتی۔ ایک حکومت آتی ہے تو پچھلی حکومت کو قصوروار ٹھہرائی جاتی ہے۔ وہ حکومت جاتی ہے تو معاہدوں کا رونا روتی ہے۔ تیسری اصلاحات کا اعلان کرتی ہے۔ مگر ہر جیسے ایک پاکستانی اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوائی شل دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اور جرت دیکھیے جس ہم بھلما چلانے سے پہلے سوچتا پتا ہے، اسی گھر کے شیڑی کے ایک ایسے نظام کی قیمت وصول کی جاتی ہے جس کے معاہدے اس نے نہیں کیے، شرائط اس نے طے نہیں کیں، مفادیں اس نے نہیں دیں اور فیصلوں کی پیرپرائے بھی بھلیاں بھی گیا۔

معاہدہ کسی اور نے کیا، فیصلہ کسی اور نے کیا، قائد کو اور نے اقبال اور طرح عوام کے نام پر کیا گیا لیکن پاکستان کی سیاسی معیشت کا شاید سب سے مختصر تعارف یہ ہے کہ یہاں کچھ بیدا کرنے والی کمپنیاں کو جائز ماہنامہ کیوں ایجاد کیے گئے۔ ریاستی معاہدوں کی پابند ہوتی ہیں اور بجلی سلف پیدا نہیں ہوتی۔ اصل سوال یہ ہے کہ ایسا نظام آخر بنا کیسے جس میں بجلی پاکستانی شہری کی بنیادی ضرورت سے بڑھ کر اس کی معاشی سزا بن گئی؟ اگر معاہدے درست تھے تو عوام کو پوری تفصیل بتائی جائے۔ اگر اصلاح ہوچکی ہے تو پھر عام آدمی کے بل میں اس اصلاح کی خوشبو کیوں نہیں آتی؟ اور اگر نظام واقعی ناکام ہے تو پھر اس کا بوجھ کیوں ہر مہینے ایک پاکستانی کے دروازے پر کھڑا ہوائی شل دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اکرم چوہدری

کہیں جیسے ایک دوسرے کے خلاف نعرے، واک آؤٹ اور تقاریر ختم نہیں ہوتیں؟ وہ لیڈر کہاں ہیں جنہیں قوم کا درد برداشتی چلے میں اچانک یاد آجاتا ہے؟ عوام کی جیب سے ہزاروں ارب نکل جائیں تو سیاست پر ایسی خاموشی کیوں اترتی ہے؟

شاید پاکستان کا اصل المیہ مہنگائی نہیں۔ اصل المیہ سیکی سیاست ہے ایسی سیاست جسے عوام صرف ووٹ ڈالتے وقت یاد آتے ہیں۔ ایسی سیاست جس میں اقتدار بدلتا ہے، تقریریں بدلتی ہیں، نعرے بدلتے ہیں، مخالف بدل جاتے ہیں، مگر جیکب کے بل پر لکھی عوام کی قسمت نہیں بدلتی۔ ایک حکومت آتی ہے تو پچھلی حکومت کو قصوروار ٹھہرائی جاتی ہے۔ وہ حکومت جاتی ہے تو معاہدوں کا رونا روتی ہے۔ تیسری اصلاحات کا اعلان کرتی ہے۔ مگر ہر جیسے ایک پاکستانی اپنے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوائی شل دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اور جرت دیکھیے جس ہم بھلما چلانے سے پہلے سوچتا پتا ہے، اسی گھر کے شیڑی کے ایک ایسے نظام کی قیمت وصول کی جاتی ہے جس کے معاہدے اس نے نہیں کیے، شرائط اس نے طے نہیں کیں، مفادیں اس نے نہیں دیں اور فیصلوں کی پیرپرائے بھی بھلیاں بھی گیا۔

معاہدہ کسی اور نے کیا، فیصلہ کسی اور نے کیا، قائد کو اور نے اقبال اور طرح عوام کے نام پر کیا گیا لیکن پاکستان کی سیاسی معیشت کا شاید سب سے مختصر تعارف یہ ہے کہ یہاں کچھ بیدا کرنے والی کمپنیاں کو جائز ماہنامہ کیوں ایجاد کیے گئے۔ ریاستی معاہدوں کی پابند ہوتی ہیں اور بجلی سلف پیدا نہیں ہوتی۔ اصل سوال یہ ہے کہ ایسا نظام آخر بنا کیسے جس میں بجلی پاکستانی شہری کی بنیادی ضرورت سے بڑھ کر اس کی معاشی سزا بن گئی؟ اگر معاہدے درست تھے تو عوام کو پوری تفصیل بتائی جائے۔ اگر اصلاح ہوچکی ہے تو پھر عام آدمی کے بل میں اس اصلاح کی خوشبو کیوں نہیں آتی؟ اور اگر نظام واقعی ناکام ہے تو پھر اس کا بوجھ کیوں ہر مہینے ایک پاکستانی کے دروازے پر کھڑا ہوائی شل دیکھ رہا ہوتا ہے۔

چیلنجز اور ذمہ داریاں

صحافت کو معاشرے کا آئینہ اور عوام کی آواز کہا جاتا ہے۔ ایک ذمہ دار صحافت نہ صرف لوگوں کو حالات سے باخبر رکھتی ہے بلکہ معاشرے میں شعور آگہی اور درست سوچ پیدا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وقت کے ساتھ ذرائع ابلاغ، ریڈیو اور اس کے ساتھ صحافت کے انداز، ذرائع اور طریقے بھی تبدیل ہوتے گئے۔ آج ہم ایسے دور میں داخل ہو چکے ہیں جہاں خبر صرف اخبار کے اگلے روز کے شمارے تک محدود نہیں رہی بلکہ چند لمحوں میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہے۔ اسی میں صحافت کا بنیادی کردار بدل گیا ہے۔ صحافی خبر حاصل کرنے، اس کی تحقیق کرنے، تصدیق کے مراحل سے گزرنے اور پھر اسے اخبار کے ذریعے قارئین تک پہنچانے جاتا۔ بعد ازاں ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے صحافت کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا، لیکن صدی میں انٹرنیٹ، اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا نے صحافت کو ایک نئے عہد میں داخل کر دیا ہے۔ آج ڈیجیٹل میڈیا، نیوز ویب سائٹس، ای پیپرز، ویڈیو پورٹلز اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم صحافت کے اہم ذرائع بن چکے ہیں۔ دنیا بھر میں صحافت کے سب سے بڑی تبدیلی رفتار ہے۔ ماضی میں خبری اشاعت کے لیے گھنٹوں یا بعض اوقات پورے دن کا انتظار کرنا پڑتا تھا، مگر آج ایک صحافی موبائل فون کے ذریعے منٹوں میں رپورٹ، تصویر اور ویڈیو بھیج سکتا ہے۔ اس تبدیلی نے صحافت کو زیادہ جمہوری اور عوام تک پہنچنے والی رسائی بنا دیا ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا نے متاثرین صحافت کو بھی طاقت دی ہے۔ کسی کمپنی یا شخصیت کے ناجائز ہتھکنڈوں کا سامنا کرنے والے افراد اب اپنی آواز براہ راست عوام تک پہنچا سکتے ہیں۔ اس سے احتساب کا ایک نیا دروازہ کھلا ہے۔ بہت سے ایسے معاملات جو پہلے منظر عام پر نہیں آتے تھے، اب سوشل میڈیا کی وجہ سے سامنے آ رہے ہیں۔ لیکن اس آزادی کے ساتھ کئی سنگین چیلنجز بھی پیدا ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ غلط معلومات کا ہے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں موبائل فون ہونے کی وجہ سے اب ہر شخص صحافی بن چکا ہے۔ اس سے جہاں عام شہری کو اظہار کی آزادی ملی ہے، وہیں بغیر تحقیق کے خبریں پھیلانے کا رجحان بھی بڑھا ہے۔ بعض اوقات ایک جھوٹی خبر چند منٹوں میں لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ یوں صحافی سماجی عوامی مسائل کو اجاگر کرنے کے بجائے بعض اوقات خود ایک بڑے مسئلے کا سبب بن جاتا ہے۔ ایک اور بڑا چیلنج صحافیوں کی ذاتی حفاظت ہے۔ دنیا بھر میں صحافیوں کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران دھمکیوں، حملوں اور بعض اوقات قتل تک کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پاکستان بھی ان ممالک میں شامل ہے جہاں صحافیوں کو اپنی جان کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ خاص طور پر جب کوئی صحافی طاقتور اداروں یا بااثر افراد کے خلاف رپورٹنگ کرتا ہے تو اسے مختلف قسم کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی کبھی تو اسے اپنی جان سے ہاتھ بھی دھونا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ معاشی مسائل بھی صحافت کو بری طرح متاثر کر رہے ہیں۔ بہت سے اخبارات اور چینلز اشتہارات کی کمی کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے صحافیوں کی تنخواہیں بروقت نہیں ملتیں یا ان کی ملازمت ہی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ جب صحافی معاشی دباؤ کا شکار ہو تو اس کے لیے غیر جانبدار رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں صحافت کا معیار بھی متاثر ہوتا ہے۔ ان تمام مشکلات کے باوجود صحافت کی اہمیت کم نہیں ہوئی بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ آج عوام کو ایسے صحافیوں کی ضرورت ہے جو تحقیق، توازن اور ذمہ داری کے ساتھ رپورٹنگ کریں۔ جو طاقتور کے سامنے سچ بولنے کی ہمت رکھتے ہوں اور جو عوام کو درست معلومات فراہم کریں۔ ایک اچھا صحافی صرف خبر نہیں دیتا بلکہ سوال بھی اٹھاتا ہے، ذمہ داروں کا احتساب بھی کرتا ہے اور معاشرے میں شعور بھی پیدا کرتا ہے۔ اسی لیے صحافت کو ریاست کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ اگر یہ ستون کمزور ہو جائے تو جمہوریت اور معاشرہ دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ صحافیوں کو تحفظ دیا جائے، ان کے کام میں غیر ضروری مداخلت نہ کی جائے اور ان کے لیے ایسا ماحول پیدا کیا جائے جہاں وہ بغیر خوف کے اپنی ذمہ داری ادا کر سکیں۔ کیونکہ جب صحافت آزاد اور ذمہ دار ہوتی ہے تو معاشرہ بھی آگے بڑھتا ہے۔

اسامہ ٹمیل

میں ایک جملہ اور غلط معلومات کی روک تھام ایک بنیادی ذمہ داری بن چکی ہے۔ ایسے حالات میں صحافی کے لیے ضروری ہے کہ وہ خبر شائع کرنے سے پہلے اس کی تصدیق کرے۔ صرف سوشل میڈیا پوسٹ یا ویڈیو پر انحصار نہ کرے بلکہ متعلقہ ذرائع سے رابطہ کرے۔ ہر خبر کے دو یا تین ذرائع سے تصدیق کرے۔ یہ بنیادی اصول ہر صحافی کو یاد رکھنا چاہیے۔ خبر میں اصل طاقت اس کی رفتار نہیں بلکہ اس کی سچائی اور اعتبار ہے۔

مصنوعی ذہانت بھی صحافت کے میدان میں تیزی سے داخل ہو رہی ہے۔ خبر کی تحقیق، اعداد و شمار کے تجزیے، ترجمے، مواد کی ترتیب اور بعض تکنیکی کاموں میں مصنوعی ذہانت کی صلاحیتوں کی معاون بن رہی ہے۔ پاکستان میں بھی میڈیا اداروں نے صحافت کو بہتر بنانے کے لیے مصنوعی ذہانت کے ذریعے اپنی ویب سائٹ کی تزئین و تزیین پر توجہ دے رکھی ہے۔ تاہم ٹیکنالوجی صحافی کا متبادل نہیں بلکہ ایک معاون ذریعہ ہے۔ خبر کی اہمیت، انسانی احساس، اخلاقی فیصلہ تحقیق اور عوامی مفاد کو سمجھنے کے لیے انسانی اہمیت آج بھی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ دور جدید میں صحافت کو سب سے بڑا چیلنج اعتبار کا درپیش ہے۔ جب خبر اور افواہ کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو جائے تو ذمہ دار صحافی کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ایک پیشہ ور صحافی اپنی ساکھ بناتا ہے اور یہی ساکھ اس کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتی ہے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ صحافت محض ایک پیشہ نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے۔ ایک ایسی ذمہ داری جو سچ، توازن اور عوام کے حق پر مبنی ہے۔ اگر صحافی اپنی اس ذمہ داری کو سمجھ لے اور ادارے اس کے تحفظ کو یقینی بنائیں تو ایک مضبوط، باشعور اور ذمہ دار معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ یہی ایک صحافی کی سب سے بڑی کامیابی ہوگی۔

وزیراعظم کا قابل تعریف فیصلہ

عوام نے صاحبان، ریٹرنگ کے حق میں فیصلہ سنایا تھا۔ خیر خواہوں کا کہنا ہے کہ کرزئی سے اپنے اندازِ بدل چکا ہے، موسمی مزاج بہت طاقتور ہے، روک سے، 97 پولس وردی لیفٹیننٹ مشکل ہوگا۔

وزیراعظم شہباز شریف نے قوم کو ایک خوشخبری سنا دی ہے جس پر انہیں خراج تحسین وعقیدت پیش کیا جانا چاہیے۔ وزیراعظم نے قوم کو ایک خوشخبری سنا دی ہے جس پر انہیں خراج تحسین وعقیدت پیش کیا جانا چاہیے۔

تفصیل اس احسان کی یہ ہے کہ انہوں نے حال ہی کی قیمت میں بارہ روپے 90 پیسے کا اضافہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں جو توجیہ پیش کی گئی تھی، وہ تھا یہ روپے اضافے کی وجہ بنا۔ اب 13 بلین ڈالر، اگر نوٹ مانیں نہ مانیں اور اگر نہ مانیں تو اگر 13 بلین ڈالر کے بندے کو منہوں مانتے ہیں تو یہ منہوں ہے۔ اگر یہ ڈالر کو منہوں مانتے ہیں تو یہ منہوں ہے۔

سینئر کالم نگار یاسال غوری کی گزشتہ شاید کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ ظاہر ہے، میرا گلا کہ یہ ان کی گزشتہ ہوئی، اسے بہت سے ذمہ داروں کو نہ ستا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بہت ہی مہربان فرمہ کا واقف تھا۔ کسی پر الزام تراشی تھی نہ کردار کشی، نہ ہی سنسنی کے حساس امور پر کچھ کہا گیا۔ صحافیوں کی پکڑ دھکڑ کچھ عرصے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ مناسب ہے کہ غلط فہمی دور کر دی جائے۔

قومی اسمبلی کے ارکان کی تنخواہوں میں لاکھ کے اضافے کا امکان ہے۔ ظاہر ہے، میرا گلا کہ یہ ان کی گزشتہ ہوئی، اسے بہت سے ذمہ داروں کو نہ ستا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بہت ہی مہربان فرمہ کا واقف تھا۔ کسی پر الزام تراشی تھی نہ کردار کشی، نہ ہی سنسنی کے حساس امور پر کچھ کہا گیا۔ صحافیوں کی پکڑ دھکڑ کچھ عرصے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ مناسب ہے کہ غلط فہمی دور کر دی جائے۔

عبداللہ طارق

پیش کرنے کے لیے قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے تاکہ اس پر قرارداد تحسین وعقیدت پیش کیا جاسکے۔

تفصیل اس احسان کی یہ ہے کہ انہوں نے حال ہی کی قیمت میں بارہ روپے 90 پیسے کا اضافہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں جو توجیہ پیش کی گئی تھی، وہ تھا یہ روپے اضافے کی وجہ بنا۔ اب 13 بلین ڈالر، اگر نوٹ مانیں نہ مانیں اور اگر نہ مانیں تو اگر 13 بلین ڈالر کے بندے کو منہوں مانتے ہیں تو یہ منہوں ہے۔ اگر یہ ڈالر کو منہوں مانتے ہیں تو یہ منہوں ہے۔

سینئر کالم نگار یاسال غوری کی گزشتہ شاید کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ ظاہر ہے، میرا گلا کہ یہ ان کی گزشتہ ہوئی، اسے بہت سے ذمہ داروں کو نہ ستا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بہت ہی مہربان فرمہ کا واقف تھا۔ کسی پر الزام تراشی تھی نہ کردار کشی، نہ ہی سنسنی کے حساس امور پر کچھ کہا گیا۔ صحافیوں کی پکڑ دھکڑ کچھ عرصے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ مناسب ہے کہ غلط فہمی دور کر دی جائے۔

قومی اسمبلی کے ارکان کی تنخواہوں میں لاکھ کے اضافے کا امکان ہے۔ ظاہر ہے، میرا گلا کہ یہ ان کی گزشتہ ہوئی، اسے بہت سے ذمہ داروں کو نہ ستا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بہت ہی مہربان فرمہ کا واقف تھا۔ کسی پر الزام تراشی تھی نہ کردار کشی، نہ ہی سنسنی کے حساس امور پر کچھ کہا گیا۔ صحافیوں کی پکڑ دھکڑ کچھ عرصے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ مناسب ہے کہ غلط فہمی دور کر دی جائے۔

سندھ بھر سے

جامشورو: محکمہ آبپاشی کے مکینیکل سرکل میں سرکاری مشینری زبوں حالی کا شکار

ناکارہ مشینری کی مرمت، بجٹ اور ذمہ داروں سے متعلق ریکارڈ سامنے لانے کا مطالبہ

سرکاری اخباثوں کی دیکھ بھال اور استعمال پر سنگین سوالات، فزیکل ویریفی کیشن کا مطالبہ

حیدرآباد (بیورو رپورٹ) محکمہ آبپاشی کے مکینیکل سرکل جامشورو میں موجود سرکاری گاڑیوں اور ٹریکٹر مشینری کی انتہائی خراب حالت سامنے آنے کے بعد سرکاری اخباثوں کی دیکھ بھال، استعمال اور انتظامی نگرانی کے حوالے سے اہم سوالات اٹھ گئے ہیں۔ موقع سے حاصل ہونے والی فوٹیج میں متعدد سرکاری گاڑیاں اور مشینری خطیل عرصے سے کھڑی، زنگ آلود اور شدت حال دکھائی دے رہی ہیں، جبکہ بعض گاڑیوں کے ڈھانچے بھی کباڑ کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ محکمہ آبپاشی کے مکینیکل سرکل میں موجود مشینری کا بنیادی مقصد آبپاشی نظام کی دیکھ بھال، بھگائی سموحات اور مختلف فی ضروریات کے دوران استعمال ہے، تاہم موجودہ صورتحال میں تعینی سرکاری اخباثوں کا استعمال ہونے کے بجائے ان کا خراب ہونا انتظامی معاملات کے حوالے سے کئی سوالات پیدا کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ قومی خزانے سے خریدی گئی ان گاڑیوں اور مشینری کی دیکھ بھال، مرمت اور دیکھ بھال کے لیے کیا کوئی باقاعدہ میکانزم موجود ہے اور کیا ذمہ داران کی کارکردگی کا کبھی جائزہ لیا گیا ہے؟ اس کے ساتھ یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ موجودہ مشینری میں سے کتنی فعال، کتنی مرمت طلب اور کتنی مکمل طور پر ناکارہ قرار دی گئی ہے۔ متعلقہ حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مکینیکل سرکل میں موجود تمام سرکاری اثاثوں کی فوری فزیکل ویریفی کیشن کرائی جائے، گاڑیوں اور مشینری کے حالیہ اور گذشتہ ریکارڈ کا تقابلی جائزہ لیا جائے اور ناکارہ مشینری کی فائی معائنہ کرا کر فیصلہ کیا جائے کہ کون سے اثاثے مرمت کے ذریعے دوبارہ قابل استعمال بنائے جا سکتے ہیں۔ مرمت اور دیکھ بھال کے لیے مختص بجٹ، اخراجات، ورک آرڈرز اور متعلقہ ریکارڈ کی بھی جانچ کا مطالبہ کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ سرکاری مشینری کی موجودہ حالت کے اصل اسباب کیا ہیں۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے لارائین نے سندھ، حیدرآباد میں صوبے کی تحقیق کے خلاف احتجاج کیا

حیسکو کی بجلی چوروں اور نادہندگان کے خلاف کارروائیاں

حیدرآباد (پریس ریلیز) حیسکو ترجمان کے مطابق چیف ایگزیکٹو آفیسر فیض اللہ ڈاہری کی ہدایت پر بجلی چوروں اور نادہندگان کے خلاف بلا تفریق کارروائیاں جاری ہیں، بجلی چوری کا عمل خاطر گرفت آنے پر نادہندگان سے 100% واجبات کی وصولی کرتا ہے، جیسکو ترجمان کے ڈی ایس پی ڈاکٹر سہیل سرکی پنہور (پی ایچ ڈی) کی مدد سے بجلی چوروں اور نادہندگان کے خلاف ریجن بھر کی مختلف سب ڈویژن ہالہ، ملاہ، اقبال، ٹنڈو الہ یار، ٹنڈو محمد خان، ڈگری، مٹھی، ٹنڈو الہ یار 1، 2 اور پیٹھن شاہ 2 میں چھاپے مارے گئے، جیسکو ترجمان کے مطابق ان کارروائیوں کے دوران 5 ٹرانسفارمرز، 2 ڈالے، 1 ٹریکٹر، 1 موٹر سائیکل اور 1 ٹریکٹر ٹرالی سمیت 4 افراد کو گرفتار کیا گیا، جیسکو ترجمان نے کہا کہ بجلی چوری کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی۔

سرسید یونیورسٹی کے وفد کا آئیشل سیکورٹی یونٹ کے مرکز کا دورہ

آٹھ سے دس سافٹ ویئر انجینئرز کی ایک ہم آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے منصوبوں پر کام کررہی ہے، ایکسین نیازی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے ایک وفد نے چانسلر محمد کبیر خان کی قیادت میں آئیشل سیکورٹی یونٹ (SSU) کے بیڈ کوارٹر کا دورہ کیا۔ اس دورے کا مقصد دونوں اداروں کے مابین اشتراک کے مواقع کا جائزہ لینا اور آئیشل سیکورٹی یونٹ کے کارکردگی اور اس کے افتراقی اقدامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا۔ وفد کے ممبران میں معتمر امر اکبر خلجی خان، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر فضل نبی، رجسٹرار کموڈور (ر) سید عزاز علی، ڈاکٹر عبدالصمد خان، ڈاکٹر کاشف شیخ، ڈاکٹر فہد فاروق، معلیٰ احمد، میر شعیب سرہندی و دیگر شامل تھے۔ آئیشل سیکورٹی یونٹ کے کمانڈنٹ ایکسین (ر) عامر خان نیازی نے وفد کو ادارے کے کارکردگی اور کامیابیوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے سافٹ ویئر انجینئرز نے ادارے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسا جدید پلیٹ فارم تیار کیا ہے جو چینلنگ اور سیکورٹی سے متعلق سوالات کے جوابات فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 20 ریٹائرڈ فوجی افسران آئیشل سیکورٹی یونٹ سے منسلک ہیں جن کی مہارت اور تجربے سے استفادہ کیا جارہا ہے۔ مزید برآں، ایکسین نیازی نے بتایا کہ آٹھ سے دس سافٹ ویئر انجینئرز کی ایک ہم آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے منصوبوں پر کام کررہی ہے، جس کے نتیجے میں ایک ایسا سافٹ ویئر تیار کیا گیا ہے جو چین زبانوں اردو، انگلش اور سندھی میں کام کرتا ہے۔ انہوں نے بات زور دے کر کہی کہ آئیشل سیکورٹی یونٹ (SSU) روایتی پولیس فورس سے زیادہ فوجی یونٹ کی طرح کام کرتی ہے۔ سرسید یونیورسٹی کے چانسلر کبیر خان نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) سکیورٹی ایڈیٹر محمد ذیشان (ڈاکٹر مصطفیٰ احمد، تمغہ امتیاز، کے زیر قیادت قائم کردہ ڈھٹل سیکورٹی یونٹ کے ہائی اسٹرائک کے مواقع کا جائزہ لینے اور آئیشل سیکورٹی یونٹ کے کارکردگی اور اس کے افتراقی اقدامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا۔ وفد کے ممبران میں معتمر امر اکبر خلجی خان، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر فضل نبی، رجسٹرار کموڈور (ر) سید عزاز علی، ڈاکٹر عبدالصمد خان، ڈاکٹر کاشف شیخ، ڈاکٹر فہد فاروق، معلیٰ احمد، میر شعیب سرہندی و دیگر شامل تھے۔ آئیشل سیکورٹی یونٹ کے کمانڈنٹ ایکسین (ر) عامر خان نیازی نے وفد کو ادارے کے کارکردگی اور کامیابیوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے سافٹ ویئر انجینئرز نے ادارے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسا جدید پلیٹ فارم تیار کیا ہے جو چینلنگ اور سیکورٹی سے متعلق سوالات کے جوابات فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 20 ریٹائرڈ فوجی افسران آئیشل سیکورٹی یونٹ سے منسلک ہیں جن کی مہارت اور تجربے سے استفادہ کیا جارہا ہے۔ مزید برآں، ایکسین نیازی نے بتایا کہ آٹھ سے دس سافٹ ویئر انجینئرز کی ایک ہم آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے منصوبوں پر کام کررہی ہے، جس کے نتیجے میں ایک ایسا سافٹ ویئر تیار کیا گیا ہے جو چین زبانوں اردو، انگلش اور سندھی میں کام کرتا ہے۔ انہوں نے بات زور دے کر کہی کہ آئیشل سیکورٹی یونٹ (SSU) روایتی پولیس فورس سے زیادہ فوجی یونٹ کی طرح کام کرتی ہے۔ سرسید یونیورسٹی کے چانسلر کبیر خان نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ڈی آئی جی) سکیورٹی ایڈیٹر محمد ذیشان (ڈاکٹر مصطفیٰ احمد، تمغہ امتیاز، کے زیر قیادت قائم کردہ ڈھٹل سیکورٹی یونٹ کے ہائی اسٹرائک کے مواقع کا جائزہ لینے اور آئیشل سیکورٹی یونٹ کے کارکردگی اور اس کے افتراقی اقدامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا۔ وفد کے ممبران میں معتمر امر اکبر خلجی خان، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر فضل نبی، رجسٹرار کموڈور (ر) سید عزاز علی، ڈاکٹر عبدالصمد خان، ڈاکٹر کاشف شیخ، ڈاکٹر فہد فاروق، معلیٰ احمد، میر شعیب سرہندی و دیگر شامل تھے۔ آئیشل سیکورٹی یونٹ کے کمانڈنٹ ایکسین (ر) عامر خان نیازی نے وفد کو ادارے کے کارکردگی اور کامیابیوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے سافٹ ویئر انجینئرز نے ادارے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسا جدید پلیٹ فارم تیار کیا ہے جو چینلنگ اور سیکورٹی سے متعلق سوالات کے جوابات فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تقریباً 20 ریٹائرڈ فوجی افسران آئیشل سیکورٹی یونٹ سے منسلک ہیں جن کی مہارت اور تجربے سے استفادہ کیا جارہا ہے۔ مزید برآں، ایکسین نیازی نے بتایا کہ آٹھ سے دس سافٹ ویئر انجینئرز کی ایک ہم آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے منصوبوں پر کام کررہی ہے، جس کے نتیجے میں ایک ایسا سافٹ ویئر تیار کیا گیا ہے جو چین زبانوں اردو، انگلش اور سندھی میں کام کرتا ہے۔ انہوں نے بات زور دے کر کہی کہ آئیشل سیکورٹی یونٹ (SSU) روایتی پولیس فورس سے زیادہ فوجی یونٹ کی طرح کام کرتی ہے۔

جماعت اسلامی کراچی کے نائب امیر سیف الدین ایڈووکیٹ کراچی پریس کانفرنس میں میڈیا سے خطاب

ہم سب ایک ہیں۔ سید شوکت علی، عبدالعلیم شیخ، زاہد حسین

کراچی (اسٹاف رپورٹر) قائد اعظم محمد علی جناح کی 150 ویں یوم ولادت کے سلسلے میں منائے جانے والے سال اور 61 ویں یوم دفاع پاکستان کی مناسبت سے قائد اعظم اکیڈمی، قائد اعظم مزار، شاہراہ قائدین، ڈاؤ میڈیکل کالج، مکھوسٹ پاکستان اور بفرزون سیکٹر 15 اے میں شاہراہ مزار قائد کے آغاز و ویژول پل میں قومی ترانہ اور یوم دفاع کے عنوان سے تقریب کا انعقاد ہوا جس کے مہمان خصوصی ڈی آئی جی پی ای آر کراچی ساؤتھ ویسٹ پولیس ٹریفک کے سید عبدالرحمٰن، کراچی چیمبر سید شوکت علی شاہ، مہمان اعزازی محترم میر خدام بیتانی، محترم طی

بقیہ نمبر 1

اور جھگمپانی پر قرار دیے گئے جبکہ اس دورانیے میں کوئی بھی ایسنگ اتھارٹی یا اسٹرکچرل سیفٹی آڈیٹر کمپنی کے کام کی نگرانی پر مامور نہیں تھی۔ ترجمان وزارت داخلہ کے مطابق ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایمرجنسی سروس 1122 کے عملے کو ریسکیو آپریشن کے دوران ہی معلوم ہوا کہ عمارت کے نیچے سے گیس کی لائن گزر رہی ہے، جس کے باعث امدادی کارروائی میں تاخیر ہوئی۔ ترجمان کے مطابق ایمرجنسی سروس 1122 کے عملے کو ریسکیو آپریشن کے دوران ہی معلوم ہوا کہ عمارت کے نیچے سے گیس کی لائن گزر رہی ہے، جس کے باعث امدادی کارروائی میں تاخیر ہوئی۔ ترجمان کے مطابق ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ

سندھ کے 11 اضلاع میں غذائی قلت انتہائی تشویشناک، 12 لاکھ بچے متاثر

ایک لاکھ 18 ہزار حاملہ و دودھ پلانے والی خواتین بھی شدید غذائی قلت کا شکار، خیر پور، لاڑکانہ، بدین اور دادو سمیت 11 اضلاع کو فیز 4 میں شامل کر دیا گیا

پیپلز پرائمری ہیلتھ نیشی ایٹو سندھ سالانہ 3 ارب روپے سے زائد کی غذائی اشیا خرید رہا ہے اور یہ خریداری مہینہ طور پر ایک ہی وینڈر سے کی جارہی ہے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سندھ کے 12 میں سے 11 اضلاع میں غذائی قلت کی صورتحال انتہائی تشویشناک قرار دے دی گئی، جہاں پانچ سال سے کم عمر تقریباً 12 لاکھ بچے شدید غذائی قلت کا شکار ہیں، جبکہ ایک لاکھ 18 ہزار حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین بھی متاثر ہیں۔ آئی پی سی کی رپورٹ کے مطابق خیر پور، لاڑکانہ، بدین اور دادو سمیت سندھ کے 11 اضلاع کو غذائی قلت کے فیز 4 میں شامل کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں موسمی بیماریاں، ناقص صفائی، صاف پانی کی کمی اور بچوں کی خوراک و نگہداشت کے نامناسب طریقوں کو غذائی قلت کی بڑی وجوہات قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق غیر محفوظ خیر پور، لاڑکانہ، بدین اور دادو سمیت سندھ کے 11 اضلاع میں سے 7 کو فیز 4 میں شامل کیا گیا ہے۔ وہاں تقریباً 4 لاکھ 12 ہزار بچے شدید غذائی قلت کا شکار ہیں جبکہ 47 ہزار حاملہ اور 20 ہزار بچے شدید غذائی قلت کا شکار ہیں۔ رپورٹ کے مطابق علاج کی ضرورت ہے۔ دوسری جانب سندھ میں غذائی پروگرام کے لیے اشیا کی خریداری کے معاملے پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق پیپلز پرائمری خواتین جنہوں نے 19 ماہ میں 7 ارب روپے سے زائد کی غذائی اشیا خرید رہا ہے اور یہ خریداری مہینہ طور پر ایک ہی وینڈر سے کی جارہی ہے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ ادارے کے چیف ایگزیکٹو آفیسر نیب عدالت کھسے سزا یافتہ رہ چکے ہیں، ہم عدالت نے ان کی سزا معطل کردی تھی۔ ذرائع کے مطابق ادارے کے چیف آپریٹنگ آفیسر کی تعیناتی بھی متنازع کی گئی ہے اور... پیچھے صفحہ 3 نمبر 7

حیدر آباد کے رہائشی قلعہ چاہیری میں طویل سوئی گیس لوڈ شیڈنگ کے دوران ایل پی جی سلنڈرز کی طرف رجوع کر رہے ہیں

عمران خان سے ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کی اڈیالہ جیل میں ملاقات کرادی گئی

راولپنڈی (ویب ڈیسک) پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی چیئرمین عمران خان سے ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی کی اڈیالہ جیل میں ملاقات کرادی گئی۔ پی ٹی وی فیصل کے مطابق اڈیالہ جیل میں قید بانی پی ٹی آئی عمران ..... پیچھے صفحہ 3 نمبر 41

وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سے لبنانی ہم منصب کی ملاقات

اسلام آباد (ویب ڈیسک) وزیر داخلہ محسن نقوی سے لبنانی ہم منصب نے دن آن دن ملاقات کی جس میں دونوں وزارت داخلہ کے درمیان باہمی تعاون کو فروغ دینے کیلئے ایم او یو پر جلد دستخط کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق لبنان کے وزیر داخلہ احمد الحجار کی وزارت داخلہ آمد، وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے لبنانی ہم منصب کا پرتپاک استقبال کیا۔ لبنانی وزیر داخلہ نے ..... پیچھے صفحہ 3 نمبر 42

پاکستان میں خواتین کے موبائل انٹرنیٹ استعمال کی شرح 45 فیصد ہو چکی، وفاقی وزیر احسن اقبال

اسلام آباد (ویب ڈیسک) وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال کا کہنا ہے کہ پاکستان میں خواتین کے موبائل انٹرنیٹ استعمال کی شرح 5 4 بصد ہو چکی ..... پیچھے صفحہ 3 نمبر 8

امریکا کے ساتھ دو ماہ میں پاکستان کا تجارتی سرپلس 48 کروڑ ڈالر

جولائی، اگست میں پاکستانی برآمدات ایک ارب 17 کروڑ، درآمدات 69 کروڑ ڈالر رہیں

کراچی (ویب ڈیسک) پاکستان کا امریکا کے ساتھ مالی سال 2026-27ء کے ابتدائی دو ماہ میں تجارتی سرپلس 48 کروڑ ڈالر تک پہنچ گیا۔ وزارت تجارت کے ذرائع کے مطابق جولائی اور اگست 2026ء کے دوران امریکا کے لیے پاکستانی برآمدات ایک ارب 17 کروڑ ڈالر رہیں، جبکہ امریکا سے 69 کروڑ ڈالر کی اشیا درآمد کی گئیں۔ اس طرح دونوں ممالک کے درمیان پاکستان کو 48 کروڑ ڈالر کا تجارتی سرپلس حاصل ہوا۔ ذرائع کے مطابق ..... پیچھے صفحہ 9 نمبر 9

سندھ حکومت نے نئے اسلحہ لائسنس کے اجرا پر فوری پابندی عائد کر دی

اطلاق فوری طور پر ہوگا اور تاحکم ثانی برقرار رہے گا جبکہ غیر معمولی اور خصوصی کیسز میں ہی اسلحہ لائسنس کا اجرا کی اجازت دی جاسکے گی

کراچی (ویب ڈیسک) سندھ حکومت نے نئے اسلحہ لائسنس کے اجرا پر عارضی پابندی عائد کر دی۔ ترجمان وزیر داخلہ سندھ کے مطابق نئے اسلحہ لائسنس کے اجرا پر عارضی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اجلاس میں ترجمان وزیر داخلہ سندھ کے مطابق نئے آرمز ڈیلر شپ لائسنس کے اجرا پر بھی عارضی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اسلحہ لائسنس کے اجرا پر